34776 ـ عورت غسل جنابت میں اپنے بال کیسے دھوئے ؟

سوال

غسل جنابت میں عورت کا حجاب پر مسح کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ یورپی اور اجنبی ممالك میں عورت کو ہر بار غسل جنابت کرتے وقت سر دھونے میں مشکل پیش آتی ہے، اور اس کے اسلام قبول کرنے میں روڑے اٹکائے جا سکتے ہیں، کیونکہ پانی اس کے سر کی شکل تبدیل کر دیتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شریعت مطہرہ اور اہل علم کی کلام سے یہ چیز معلوم ہے کہ: موزے اور پگڑی اور حجاب وغیرہ دوسرے حائل کردہ اشیاء پر جنابت میں مسح کرجائز نہیں، اس پر اجماع ہے، بلکہ مسح تو صرف خاص کر وضوء میں جائز ہے.

اس کی حدیث صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جس میں صفوان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین دن اور راتیں نہ اتاریں، مگر جنابت سے، لیکن پیشاب اور پاخانہ اور نیند سے نہ اتاریں "

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ شریعت اسلامیہ ایك آسان اور سہل شریعت ہے، لیکن غسل جنابت میں سر دھونے میں کوئی شدید حرج اور مشکل پیش نہیں آتی؛ کیونکہ جب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت اور حیض سے غسل کرنے کے متعلق دریافت کرتے ہوئے عرض کیا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کی میڈیاں بہت سخت گوندی ہوتی ہیں کیا میں غسل جنابت اور حیض کے غسل میں انہیں کھولا کروں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

" آپ کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالو، اور پھر اپنے اوپر پانی بہا لو تو تم پاك ہو جاؤگی "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اس لیے جو عورتیں سل جنابت میں اپنا سر دھونے میں حرج محسوس کرتی ہیں ان کے علم میں یہ لایا جائے کہ ان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال کر سارے جسم پر پانی بہا لیں، اور میڈیاں کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی سر کی ہیئیت بدلنے کی ضرورت ہے جس میں انہیں مشقت ہوتی ہو.

اس کے ساتھ ساتھ انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ جب وہ احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے میں صبر سے کام لیں گی تو ان کے لیے اللہ تعالی نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے، اور ان کا اچھا انجام اور اچھی اور عزت والی زندگی حاصل ہو گی، لیکن کسی عارضے اور بیماری یا زحم کی بنا پر انسان کو مسح کرنے کی ضرورت ہو تو طہارت کبری اور صغری دونوں میں بغیر وقت مقرر کیے ضرورت کی بنا پر مسح کرنا جائز ہے، جب تك اس کی ضرورت رہے.

اس کی دلیل جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی وہ روایت ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ ایك شخص کا سر زخمی ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ زخم پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کر لو، اور باقی سارا جسم دھو لو "

اسے ابو داود نے سنن ابو داود میں روایت کیا ہے.

اسلام قبول کرنے والے مرد اور عورتیں جو بعض اسلامی احکام میں توقف کرتے، یا بعض مسائل پر عمل پیرا ہونے میں حرج محسوس کرتے ہیں انہیں ایك تنبیہ کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ:

انہیں یہ کہا جائے کہ جنت ناپسندیدہ اشیاء اور مشکلات سے گھیری گئی ہے، اور جہنم کی آگ شہوات سے گھری ہوئی ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں کو جو احکام دیے ہیں وہ صرف اس لیے ہیں کہ تا کہ انہیں آزمائے کہ ان میں سے کون ہے جو بہتر اور اچھے علم کرتا ہے؟ .

چنانچہ اللہ تعالی کی رضامندی، اور اس کی جنت کا حصول اور اس کی عزت و کامیابی ہر اعتبار سے آسان اور سہل کام حاصل ہو نہیں سکتی ہے، کہ انسان کو اس پر عمل کرنے میں کوئی مشقت ہی پیش نہ آئے، معاملہ اس طرح نہیں، بلکہ صبر کرنا اور اپنے نفس کے ساتھ جدوجہد کرنی ضروری ہے، اور اللہ عزوجل کی رضامندی، اور اس کی عزت کے حصول، اور اس کے غضب و نارضگی اور سزا سے بچنے کے لیے مشقت برداشت کرنا ضروری ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اسے اس کی زینت اس لیے بنایا ہے تا کہ ہم انہیں آمائیں کہ ان میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے الکھف (7).

اور ايك دوسرے مقام پر اس طرح ارشاد فرمايا:

وہ ذات جس نے موت و حيات كو پيدا كيا تا كہ تمہيں آزمائے كہ تم ميں سے كونے ہے جو اچھے عمل كرتا ہے
الملك (2)

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور ہم انہيں ضرور آزمائينگے حتى كہ ہم تم ميں سے مجاہدين اور صبر كرنے والوں كو معلوم كر ليں، اور تمہارے
حالات جانچ ليں محمد (31).

اس موضوع كى آيات بہت ہيں ہم اسى پر اكتفا كرتے ہيں.

اللہ تعالى سے ہمارى درخواست ہے كہ وہ ہميں اور آپ كو ہدايت كى راہنمائى كرنے والوں ميں سے بنائے، اور
مسلمانوں كے حالات درست فرمائے، اور سب كو اس كى بصيرت سے نوازے جس كے ليے اسے پيدا كيا گيا ہے،
اور ان ميں حق كى دعوت دينے والوں كى كثرت فرمائے، يقينا اللہ تعالى اس پر قادر ہے.

واللہ اعلم .